تعارف وتبصرہ

اسلام کے بین الاقوامی اصول و تصوّرات

از: مولانا مجیب اللہ ندوی

عمدہ کاغذ، روشن کتابت وطباعت، مجلد مع ڈسٹ کور۔ صفحات ۱۶۳۔ شائع کردہ: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری۔ نسبت روڈ۔ لاہور۔ اشاعت اوّل مئی ۱۹۹۰ء

زیرتبصرہ کتاب دراصل مصنف کا وہ مقالہ ہے جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی طلبہ یونین کی دعوت پر وہاں ۱۹۵۶ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اور جو اس وقت مصنف کی دارالمصنفین اعظم گڑھ کی رفاقت میں ان کی خواہش کے باوجود کسی وجہ سے معارف میں شائع نہ ہو سکا تھا۔ نظرثانی اور اضافوں کے بعد اب یہی مقالہ ہے جو سابقہ ۵۰-۵۲ صفحات کے بجائے اس کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر بجا طور پر ناشر نے اسے انگریزی زبان میں بھی شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

اسے حالات کی ستم ظریفی اور مسلمانوں کی کاہلی اور بے عملی کے سوا اور کیا نام دیا جائے کہ تاریخ انسانی میں جن لوگوں نے دنیا کو جہاں بانی وجہاں داری کے آداب سکھائے آج انہی کو دنیا کو یہ باور کرانے کے لیے سعی وجہد کرنی پڑے کہ اقوام عالم سے ربط وتعلق کی استواری اور بین الاقوامی تعلقات کی تشکیل میں ان کا بھی کبھی کوئی حصہ رہا ہے اور ان کا مرجع اول خدا تعالیٰ کی آخری کتاب —— قرآن —— جس نے سب سے پہلے دنیا کو اس کے اصول و آداب بتائے، اس نسبت سے اس کی تعلیمات وہدایات عرصہ دراز تک کے لیے پردۂ خفا میں چلی جائیں اور اس موضوع پر گفتگو کے دوران اس کا کوئی حوالہ اور کوئی چرچا نہ رہے۔ جدید دنیا اپنی نادانی یا خیانت کاری سے عصر حاضر میں بین الاقوامی تعلقات کا بانی مبانی ہالینڈی محقق گروٹیوس کو قرار دیتی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص۵۱۹۔ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۱۹۸۸ء) جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کے اصول وآداب سب سے پہلے دنیا کو قرآن نے سکھائے۔ اس کے صفحات پر ایک سرسری نظر ڈالنے والا بھی اس حقیقت کو آج اپنی چشم سر سے دیکھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ادھر نصف صدی سے مختلف اسباب وعوامل کے تحت

عالم اسلام میں بیداری اور نہضت کی جو لہر اٹھی ہے اس سے حقائق سے پردہ اٹھ رہا ہے اور تہذیب انسانی کی تشکیل جدید میں اسلام کا واقعی کردار ابھر کر سامنے آنے لگا ہے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی محترم کی زیر تبصرہ کتاب بھی اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس لے کو اور آگے بڑھایا جائے اور اسلام کی مطلوبہ فکری یلغار سے یورپ پر لٹریری حملہ کر کے فکر و نظر کے میدان سے اسے بھاگنے کے لیے مجبور کر دیا جائے۔ لیکن یہ چیز بڑی جاں فشانی اور منصوبہ بندی کی طالب ہے۔ اور عالمی سطح پر اسلام پسند مصنفین اور اہل قلم کے لیے دعوت عمل دیتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے قرآن و سنت اور متعلقہ مراجع کی روشنی میں بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں اسلام کی اصولی ہدایات اور پھر ان کی روشنی میں متعلقہ مسائل معاہدے کے اصول، دارالاسلام اور دارالحرب، مستامن اور ذمی کے حقوق، اسلام کے اصول جنگ، حقوق شہریت اور بین الاقوامی تجارت وغیرہ تمام مسائل پر سنجیدہ، متین اور موثر انداز میں تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ ایک پورے جامعہ کی انتظامی اور اپنی دیگر دعوتی اور تحریکی مصروفیات کے باوجود محترم مجیب اللہ ندوی اپنے لکھنے پڑھنے کے لیے جس طرح وقت نکال لیتے ہیں وہ انہی کا حصہ ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جیسا کہ انھوں نے دیباچہ میں خود لکھا ہے۔ قرآن و حدیث اور سیرت و تاریخ کی دوسری کتابوں کے ساتھ خاص طور پر شیخ محمد ابوزہرہ مرحوم کی 'العلاقات الدولیہ' اور ڈاکٹر محمد صادق عفیفی کی 'الاسلام والعلاقات الدولیہ' سے فائدہ اٹھایا ہے۔ فرصت کی کمی حائل نہ ہوتی تو مصنف کے لیے ان کتابوں کے مراجع سے براہ راست مراجعت کوئی مسئلہ نہ تھا۔ کتاب کے بے حوالہ اور دوسرے نامکمل حوالوں کے لیے بھی مصنف کی اسی مجبوری کا دخیل ہونا عین قرین قیاس ہے۔ کتاب میں صفحات ۱۵، ۱۶، ۸۷، ۱۳۳ اور ۱۳۴ پر ویٹو پاور اور غیر جانب داری کے مسئلہ پر مصنف نے جو بحث کی ہے ہمارے محدود مطالعہ میں وہ غالباً اردو میں پہلی بار آئی ہے۔ البتہ ویٹو کے مسئلہ کی کسی قدر مزید تفصیل کی ضرورت تھی۔ اسی طرح یو این او کے عالمی منشور پر ص ۲۱ تا ۲۳ مصنف کا تبصرہ بھی بہت خوب ہے۔

البتہ دیباچہ میں مصنف کا یہ کہنا کہ اردو میں اس موضوع پر شاید یہ پہلی کتاب ہو صحیح نہیں ہے۔ آج سے نصف صدی سے بھی قبل جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب پیرس نے بھی اپنی کتاب 'قانون بین الممالک' کے متعلق اسی طرح کی بات لکھی تھی جس پر تبصرہ کرتے ہوئے انس

سے پہلے لکھی گئی 'الجہاد فی الاسلام' کے مصنف نے اس کے حوالہ سے اس کی تردید کی تھی جس میں بین الاقوامی قانون کے شعبۂ جنگ پر تفصیل سے بحث کی گئی تھی۔ (ادبیات مودودی ص ۳۹۱ ۔مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۱۹۸۵ء) اور جو اردو زبان میں آج بھی اس موضوع پر شاید بے مثال چیز ہے۔ ۱۹۸۲ء میں مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ہی سے شائع شدہ شیخ ابوزہرہ مصری مرحوم کی کتاب کے خاکسار کے ترجمے 'انسانی معاشرہ ـــ اسلام کے سائے میں' بھی یہ موضوع خاصی تفصیل سے زیر بحث آیا ہے۔ اسی طرح ص ۵۹ پر کیمیاوی اسلحہ کے ساتھ فیملی پلاننگ کی اسکیموں پر پابندی کی بات مصنف نے جس تعمیم سے کہی ہے وہ اس مسئلہ میں اسلام کے صحیح نقطۂ نظر سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ طبقۂ علماء آج بھی عام طور پر اس مسئلہ میں عدم توازن کا شکار ہے۔ کتاب میں مصنف نے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب وغیرہ کے حوالے ان کے نام کے ساتھ دئیے ہیں، پتہ نہیں کیوں ص ۱۹ پر 'مسئلہ قومیت' کا حوالہ مصنف کے ذکر کے بغیر ہے۔ ہمارے بعض چوٹی کے علماء نے اپنی اہم ترین کتاب میں علامہ سید سلیمان ندویؒ کی شاہکار تصنیف 'ارض القرآن' کا حوالہ 'ارض القرآن کا مصنف لکھتا ہے' اس انداز سے دیا ہے جیسے کہ یہ کسی مستند عالم دین اور نامور اسلامی محقق کی نہیں بلکہ کسی مستشرق کی کتاب ہو۔ ایسے ہی ص ۱۴۳ پر سہو کتابت کے ساتھ مصنف کا حاشیہ ۲ بھی غیر ضروری ہے جس سے خواہ مخواہ کے لیے اسلامی تحریکات سے سوء ظنی پیدا ہوتی ہے۔ صفحات ۷۳، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۶۰، ۱۶۳ پر کتابت کی غلطیاں ہیں۔ اسی طرح ص ۱۶۰ پر حاشیہ ۲ غائب اور ص ۶۳، ۶۴ پر حضرت عمرو بن العاص کا واقعہ بلا حوالہ ہے۔ ایسے ہی ص ۵۳ پر 'خیر الناس من ینفع الناس' کی انتہائی کمزور روایت بلا حوالہ اور ص ۳۶ پر 'الناس سواسیۃ کاسنان المشط' کے لیے مشکوٰۃ کا حوالہ ہے جو غالباً صحیح نہیں ہے۔ اس کے متعلقہ باب میں یہ روایت نہیں ملی۔ سرخسی کی مبسوط اور صنعانی کی سبل السلام میں البتہ اس کا حوالہ ہے جس کے الفاظ مصنف کے دئیے ہوئے الفاظ سے مختلف ہیں۔ (سلطان احمد اصلاحی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت انفرادی خریدار اپنے خریداری کا نمبر اور ایجنسیاں اپنی ایجنسی کا نمبر لکھیں، منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام اور پتا صاف صاف لکھیں۔ منیجر